مولانا محمد یعقوب خان صاحب امام ووکنگ مسلم مشن انگلستان

لیڈی کوبالڈ — ایک سکاچ نومسلمہ کا اسلامی جنازہ

سکاٹ لینڈ کی ایک پہاڑی کی چوٹی پر اسلامی قبر

قبر پر اللہ نور السموات والارض کا کتبہ

۲۶ر جنوری ۱۹۶۳ء کی بات ہے۔ رات کے آٹھ بجے ایک عزیز نوجوان مجھے اپنے کمرے سے بلانے آئے کہ امام کے لئے ایک ٹیلیفون کال ہے آپ آکر سن لیں۔ میں گیا اور ٹیلیفون اٹھایا۔ ادھر سے بولنے والی کوئی انگریز خاتون تھی۔ اس نے کہا آپ کو اس لئے تکلیف دی ہے کہ لیڈی ایولن کوبالڈ اپنے آبائی جائے سکونت (Inverness) میں فوت ہوگئی ہیں۔ چونکہ وہ مسلمان تھیں، میں نے لندن کے اسلامک کلچر سنٹر کو فون کیا کہ ان کے جنازہ کا انتظام کرنے میں ہماری امداد کریں۔ انہوں نے ہمیں ایک انڈرٹیکر کا پتہ دیدیا۔ (یعنی قبر کھودنے والے اور لاش کو قبر تک لے جانے کا انتظام کرنے والے کا) — میں نے کہا انڈرٹیکر جنازہ تو نہیں پڑھ سکتا اور اصل چیز تو نماز جنازہ ہے — وہ کہنے لگی اسی لئے تو میں نے آپ کو فون کیا ہے۔ اس قدر تو میں بھی جانتی ہوں کہ جنازہ کے لئے ضرورت امام کی ہے نہ کہ انڈرٹیکر کی۔ انڈرٹیکر کا انتظام تو انورنس میں بھی ہے۔ چونکہ کلچر سنٹر والوں سے کچھ امداد نہیں ملی۔ اس واسطے آپ کو تکلیف دی ہے۔ میں نے پوچھا لیڈی مرحومہ نے کوئی وصیت بھی کی ہے؟ اس نے کہا کہ جب میری لاش کو قبر میں رکھا جائے تو میرا منہ مکہ کی طرف ہونا چاہیئے۔ یہ سن کر مجھے اس خاتون کے جذبۂ اسلامی پر وجد کی سی کیفیت محسوس ہوئی۔ اور میں نے کہا جو کچھ بھی ہو اس کے جنازہ پر تو ضرور ہمارے ہاں سے کسی کو پہنچنا چاہیئے۔ انورنس یہاں سے بہت دور ہے یوں سمجھئے جیسے لاہور سے کراچی — یہاں کی تیز رفتار گاڑی کو بھی سولہ گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ اس پر برفباری اور سردی کا یہ عالم کہ یہ سارا ملک سائبیریا بنا ہوا ہے۔ میں کچھ سوچ میں پڑ گیا۔ میں نے کہا کہ مکہ کی طرف منہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ قبر کا سر اور پاؤں خاص سمت میں رکھے جاویں۔ یہاں کی عام قبروں کی طرح اگر قبر کھودی جائے تو یہ وصیت پوری نہیں ہوگی۔ اسے بھی سمجھ آگئی۔ اور کہا کہ ہاں یہ بھی ضروری ہے۔ میں نے کہا اچھا کل پھر فون کرنا۔ اس اثنا میں ہم سوچ لیں گے کہ کیا انتظام ہو سکتا ہے — شیخ محمد طفیل صاحب لندن گئے ہوئے تھے۔ اگلے دن ان سے ذکر کیا تو وہ تیار ہوگئے۔ چنانچہ جب اس خاتون نے دوبارہ فون کیا تو شیخ صاحب نے اس سے سب پتہ وغیرہ لے لیا کہ کب وہاں پہنچنا ہے اور کس جگہ پہنچنا ہے وغیرہ وغیرہ۔

چنانچہ شیخ صاحب بدھ کی رات کو لندن سے سلیپنگ کار پر روانہ ہوئے اور اگلے دن آٹھ بجے انورنس پہنچے۔ اسٹیشن پر آدمی لینے آیا تھا۔ وہاں سے ساٹھ میل کا پہاڑی راستہ کار پر طے کرنا پڑا۔ لیڈی کوبالڈ سکاٹ لینڈ کے ارل آف ڈنمور کی سب سے بڑی لڑکی تھیں۔ اور انورنس سے ساٹھ میل پر ان کی اپنی سٹیٹ تھی جس کا نام گلین کارن ہے۔ سٹیٹ اتنی لمبی چوڑی ہے کہ بذریعہ کار بھی اس کے اندر ہنٹنگ لاج تک جاتے جاتے گھنٹہ کے قریب وقت لگا۔

اسٹیٹ سب پہاڑی علاقہ ہے۔ لیڈی مرحومہ نے اسٹیٹ کے وسط میں لاج کے قریب ایک اونچی پہاڑی پسند کی تھی اور وصیت کی تھی کہ مجھے اس کی چوٹی پر دفن کیا جائے۔ شیخ صاحب لاج میں پہنچے تو وہاں تیس چالیس آدمی جمع تھے اسی علاقہ کے اسی قسم کے بڑے بڑے جاگیردار بھی تھے۔ جمع تھے۔ اس سے قبل میں نے انہیں ووکنگ سے ہی بذریعہ تار ہدایت بھیج دی تھی کہ قبر کھودتے وقت سر کس طرف ہونا چاہیئے اور پاؤں کس طرف چنانچہ اسی کے مطابق قبر تیار تھی۔ جب جنازہ لاج سے اٹھا کر قبر پر لے گئے — وصیت میں مزید یہ بھی تھا جو وہاں جا کر شیخ صاحب کو معلوم ہوا کہ ایک تو عیسائی پادری میرے جنازے پر نہ آئے۔ دوسرے یہ کہ جنازہ عربی میں پڑھایا جائے۔ اور قرآن کی فلاں فلاں آیات تلاوت کی جائیں۔ تیسرے یہ کہ منہ مکہ کی طرف ہو اور چوتھے یہ کہ قبر پر کتبہ بزبان عربی یہ ہو: — اللہ نور السموات والارض۔ چنانچہ شیخ صاحب نے جنازہ .... پڑھایا اور اونچی آواز سے پڑھا تاکہ اس مجمع کو بھی معلوم ہو کہ عربی میں پڑھا جا رہا ہے اور قرآن کریم سے بھی تلاوت کی اور عربی دعائیں بھی پڑھیں — یہ بڑی نایاب قسم کی خاتون تھیں اور سکاٹ لینڈ کے اس جاگیردار طبقہ کا ایک مثالی نمونہ تھیں۔ جنہیں اپنے خون۔ نسل اور سکاچ قومیت پر بڑا فخر ہوتا ہے۔ یہ لوگ انگریزوں کو گھٹیا قسم کے لوگ سمجھتے ہیں۔ چنانچہ جہاں لیڈی کوبالڈ نے اپنی شان اسلامیت کا بھی پورا مظاہرہ اپنی وصیت میں کیا وہاں اپنی سکاچ قومی روایات کی بھی۔ اس میں ایک چیز رکھی تھی اور وہ یہ کہ جنازہ کے پیچھے پیچھے ایک سکاچ پائپر (Bagpiper) بھی ماتمی ٹیون بجاتا رہے — یہ تھی وہ آن بان جس سے یہ ۹۵ سالہ سکاچ مسلمان خاتون ۳۱ر جنوری ۱۹۶۳ء کو پچھلے پہر اپنی وسیع اور خوش منظر اسٹیٹ کی ایک پہاڑی کی چوٹی پر سپرد خاک ہوئیں۔

کون مسلمان ہے جو ایسی خاتون کی خوش قسمتی پر رشک نہیں کرے گا۔ اور اس کے لئے دست بدعا نہیں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں بھی ایسے ہی اعلیٰ مقامات دے جیسے زمین پر اس نے ایک بلند چوٹی کو اپنی آرامگاہ بنایا — سبحان اللہ کیا محبت اسلامی ہے۔ کہاں سکاٹ لینڈ اور کہاں اپنے خون و نسل پر ناز کرنے والی ایک خوددار اور جابر خاتون — مگر اسلام میں بھی غضب کی طاقت ہے۔ کہاں جا کر مار کی ہے — اور ایسی کی ہے کہ اسکاٹ لینڈ کی ایک اونچی پہاڑی پر وہاں کے امراء اور نوابوں کے مجمع میں اپنا یہ اعلان نصب کروایا کہ:—

اللہ نور السموات والارض

لیڈی کوبالڈ سب سے پہلی برطانوی خاتون تھیں جو حج بیت اللہ سے مشرف ہوئی تھیں اور اپنے تجربات پر مشتمل ایک کتاب بھی چھوڑی ہے جس کا نام ہے:— Pilgrimage to Mecca یعنی حج مکہ۔ ایک اور تصنیف بھی چھوڑی ہے جس کا نام ہے Kenya A land of illusion کینیا کا دلفریب ملک — لندن کے اخبارات "ٹائمز" اور "ڈیلی ٹیلیگراف" وغیرہ میں بھی اس کی وفات پر

www.wokingmuslim.org/pers/ez_cobbold/burial.htm

تعزیتی نوٹ پیغمبہ ــــ اسلام اور جانٹس میں صدائے ابراہ کی زندگی اور قبول اسلام کی کہانی درج ہے ۔ سنا ہے کہ مولنا صدرالدین صاحب کے وقت میں وہ ایک مرتبہ ووکنگ بھی آئی تھیں۔ ہرن کے شکار میں خاص دلچسپی اور مہارت رکھتی تھیں ، اور سب اخباروں نے اس کا بھی خاص طور پر ذکر کیا۔ اور شیخ صاحب نے بھی بتایا کہ قریب کی ایک اور پہاڑی پر کوئی دو سو ہرنوں کا ایک ریوڑ موجود ہے جو انہوں نے بھی دیکھا ہے۔

۱۹۳۴ء میں حج بیت اللہ سے مشرف ہوئیں ، عربی خوب بول سکتی تھیں۔ لاج میں شیخ صاحب نے ان کا کتب خانہ دیکھا تو اس میں عربی تصوف پر کئی ایک کتابیں تھیں اور ان کے علاوہ حضرت امیر مرحوم کے انگریزی ترجمۃ القرآن کے ۱۹۱۷ء کے ایڈیشن کی ایک کاپی تھی۔ ۱۹۲۹ء میں بیوہ ہوئیں۔ اور اس کے بعد کوئی شادی نہیں کی۔

یکم فروری ۱۹۶۳ء کو ابرڈین کے روزنامہ پریس اینڈ جرنل" کامی میں سکاٹ لینڈ کے لوگوں نے حیرت و استعجاب سے یہ چار کالمی جلی سرخیاں دیکھیں : ــ

Moslem Burial on Lonely Highland Hillside.

Lady Cobbold was Mecca Pilgrim.

"کوہستانی علاقہ کی ایک تنہا پہاڑی پر اسلامی جنازہ
لیڈی کوبالڈ نے مکہ کا حج کیا تھا"

لیڈی کوبالڈ کے قبولِ اسلام کے وقت جو حالات انکے اپنے قلم سے

لیڈی ای ایولین کوبالڈ جن کی وفات کا ذکر آج کے مکتوب ووکنگ میں مکرم مولینا جلنوب خاں صاحب نے کیا ہے وہ سب سے پہلی برطانوی خاتون ہیں جنہوں نے ۱۹۳۴ء میں مکہ معظمہ کا حج کیا انہوں نے اپنے قبول اسلام کے حالات اور حج کے تاثرات جنوری ۱۹۳۵ء کے اسلامک ریویو میں لکھے تھے جن کا ترجمہ درج ذیل ہے :ــ

بار ہا مجھ سے پوچھا گیا ہے کہ میں کیوں مسلمان ہوئی ہیں صرف یہی جواب دے سکتی ہوں کہ میں وہ خاص وقت نہیں بتا سکتی جب صداقت اسلام کا انکشاف مجھ پر ہوا ، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں ہمیشہ مسلمان ہی تھی۔ یہ کوئی تعجب انگیز بات نہیں جب یہ خیال کر لیا جائے کہ اسلام ایک فطری مذہب ہے۔ ایک بچہ کو اگر اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے تو اس کی فطرت میں اسلام ہی ترقی پذیر ہو گا۔ ایک مغربی مبصر کے بیان کے مطابق "اسلام یقیناً عامہ عقل انسانی کا مذہب ہے"۔

جتنا زیادہ میں نے پڑھا اور جس قدر میں نے مطالعہ کیا ، اسی قدر مجھے اس بات کا یقین ہو گیا کہ اسلام سب سے زیادہ عملی مذہب ہے اور یہ ایسا مذہب ہے جو دنیا کے بہت سے پریشان کن مسائل کو حل کرنے اور نسلِ انسانی کو امن اور خوشحالی بخشنے کا مؤثر ترین ذریعہ ہے ، اس وقت سے میرا یہ یقین کبھی متزلزل نہیں ہوا کہ خدا ایک ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں ، اور کہ موسیٰ ، عیسیٰ ، محمدؐ اور دوسرے پیغمبر (علیہم الصلوٰۃ والسلام) خدا کے رسول تھے ، ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوتی تھی ، اور کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم میں انبیاء بھیجے ، اور کہ ہم گنہگار پیدا نہیں ہوئے ، اور ہمیں کسی کفارہ کی ضرورت نہیں نہ ہی کسی ایسے شخص کی ہمیں ضرورت ہے ، جو خدا اور ہمارے درمیان وسیلہ ہو ، وہ خدا جس کے حضور ہم ہر وقت پہنچ سکتے ہیں ، اور کہ کوئی بھی ہماری شفاعت نہیں کر سکتا ، محمدؐ اور عیسیٰ بھی نہیں کر سکتے ، اور کہ ہماری نجات کلیتاً ہماری ذات اور ہمارے اعمال پر منحصر ہے۔

اسلام دو بنیادی صداقتوں پر مبنی ہے (۱) توحید الٰہی اور (۲) اخوت انسانی ، اور یہ مذہب غیر معقول دینیاتی عقائد کی الجھنوں سے پاک ہے۔ سب سے بڑھکر یہ ایک حقیقی مذہب ہے۔

حج کے اثرات اس قدر گہرے ہیں کہ ان میں مبالغہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس عظیم الشان اجتماع میں ..... جو دنیا کے چاروں کناروں سے اس مقدس موقع اور اس مقدس جگہ پر منعقد ہوتا ہے شرکت کرنا اور ان کے ساتھ شامل ہو کر پوری عاجزی کے ساتھ عظمت الٰہی کے آگے جھکنا ، یہ ایسی چیزیں ہیں جن سے اسلامی آئیڈیل کا پورا مفہوم سمجھ میں آ جاتا ہے اور ایسے انسان کو ان روح افزا تجربات میں حصہ دار ہونے کا شرف حاصل ہوتا ہے جو کسی نوع ....

انسان کو شاید ہی کبھی نصیب ہوئے ہوں۔

اسلام کی ... ولادت گاہ کی زیارت کرنا اور اس مقدس سرزمین پر قدم فرسائی کرنا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طویل محنت و مشقت کی جو انہوں نے غلطی خوردہ انسانوں کو خدا کی طرف واپس لانے کے لئے کی یاد دل سے بھرپور ہے ، اور قربانی اور شہادت کے ان شاندار ایام کی یاد تازہ کرنا اپنی روح کو اس آسمانی روشنی سے منور کرنا ہے جس نے تمام دنیا کو اپنے نور سے روشن کر دیا۔ لیکن اتنا ہی نہیں ، حج سب سے بڑھ کر مسلمانوں میں اتفاق و اتحاد پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ اگر کوئی چیز اسلام کی منتشر افواج کو جمع کر سکتی اور باہمی ہمدردی کے جذبات سے معمور کر سکتی ہے تو وہ حج کا رکن ہے ، حج مسلمانوں کے لئے ایک مرکزی نقطہ قائم کر سکتا ہے جس پر وہ دنیا کے چاروں کناروں سے آکر جمع ہوتے ہیں ، یہ انہیں ہر سال باہمی ملاقات اور ایک دوسرے سے تعارف اور تبادلہ خیالات اور اپنے تجربات کے مقابلہ اور مشترکہ مفاد کے لئے اپنی مختلف مساعی کو اکٹھا کرنے کا موقعہ بہم پہنچاتا ہے ، فاصلوں کو کاٹ دیا گیا ہے ، فرقی اختلافات کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اس مذہبی بھائی چارہ میں جو تمام مسلمانوں کی ایک عظیم برادری میں جمع کرتا اور اس شاندار ورثہ سے انہیں آگاہ کرتا ہے جو ان کا اپنا ہے نسل اور رنگ کے اختلافات ختم ہو جاتے ہیں ، پھر جب مذہبی فرائض سے فراغت حاصل ہوتی ہے تو تمام ممالک سے آئے ہوئے تاجر تجارت اور کاروبار کے متعلق بات چیت کرتے اور اشیائے تجارت کا لین دین کرتے ہیں۔ دینی علماء اور فقیہہ لوگ مذہب اور فقہ کے سوالات پر بحث کرتے ہیں ، سائنس دان سائنس کی تازہ ترقیات پر ، ادیب لٹریچر کے متعلق ، ماہرین مالیات مالی معاملات کے بارہ میں ، سیاسی لوگ اور مدبرین قومی اور بین الاقوامی امور کے متعلق تبادلۂ خیالات کرتے ہیں ، حج کا رکن مسلمانوں کے لئے محض ایک مقدس رکن ہی نہیں بلکہ یہ ایک لیگ آف نیشنز آرٹ ، اور سائنس کی بین الاقوامی اکیڈمی اور بین الاقوامی چیمبر آف کامرس بھی ہے۔

نوٹ :ــ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ لیڈی ممدوحہ کا اسلامی نام زینب تھا۔

ضروری اعلان

کراچی کی شاہراہ پر بمقام قاضی احمد تحصیل سکرنڈ ضلع نواب شاہ (سندھ) میں قریباً ۱۲۵۰ ایکڑ اراضی احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی ملکیت ہے۔ دو فصلہ نہری پانی کا انتظام ہے اور ٹیوب ویل بھی لگے ہوئے ہیں۔ سڑک اور ریلوے اسٹیشن کے قریب ہے۔

انجمن یہ رقبہ ٹھیکہ پر دینا چاہتی ہے خواہشمند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

المشتہر :ــ
احمد یار سیکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام
احمدیہ بلڈنگس لاہور

Paigham Sulh, 13 February 1963